

ڈاکٹر اگھو نے دھلی پہنچ گئے
 دھلی ۲ جولائی۔ اقوام متحدہ کے نائبہ پبلک
 کنفرینس ڈائریکٹر ڈاکٹر اگھو نے دھلی پہنچ گئے۔ اگھو
 کے ساتھ آپ کے علی کے بعض لوگ بھی تھے۔
 جن میں فوجی مشنریوں اور پرنسپل سیکرٹری
 مشنری تھے۔ ذکر ہے۔ دھلی سے پشور آپ نے
 اجاری مائیلوں کو بنایا کہ گورنر جنرل پاکستان
 وزیر اعظم۔ وزیر خارجہ اور سیکرٹری جنرل سے آپ
 کی ملاقاتیں غیر رسمی نوعیت کی تھیں۔ آپ پر پول پتہ
 نہرو سے مل رہے ہیں۔ اور کہی آئے سے قبل ایک
 دفعہ بیس سے سرنگے جائیں گے۔

بیت اللہ الرحمن الرحیم
 بیروت
 بیروت
 بیروت
 بیروت

لفظ

دہنا نامہ
 خطبہ نمبر ۱۹

یوم - سہ شنبہ

۲۷ رمضان المبارک ۱۳۷۲ھ
 ۲۳ جولائی ۱۹۵۱ء

جلد ۳۹
 ۳۰ جولائی ۱۹۵۱ء

۲۹۵۹
 تالیف: محمد چنگ
 سال: ۲۳
 شمارہ: ۱۳
 سہ ماہی: ۴
 ماہ: ۲

ملفوظات حضور مسیح صلی اللہ علیہ وسلم
محمد خاتم النبیین
 ہم شہر نشاںوں کی برکت سے تم حال سے
 مرات عالیہ تک پہنچ جاتے ہیں کہ گویا ہاتھ لگے کو
 ہم آنکھوں سے دیکھ لیتے ہیں۔ پس نہ ہب اس کو
 کہتے ہیں۔ اور سچائی اس کا نام ہے جس کی سچائی
 کی عیث تازہ بہ تازہ نظر آئے محض قبول پر جن
 میں ہزاروں طرح کی کمی بیشی کا امکان ہے بعد
 کہینا عقلمندوں کا کام نہیں ہے۔
 (کتاب التوبہ صفحہ ۱۲۹)

صحت کی سکیموں کیلئے ۲ کروڑ روپیہ
 مری ۲ جولائی۔ آج پنجاب کی کابینہ نے فیصلہ
 کیا کہ مرکوٹے معاشرتی علاج و بہبود کے سلسلے
 میں ترقیاتی سکیموں کو جو عمل جامد بنانے کے
 لئے صوبہ پنجاب کے لئے جو کہ ۲ کروڑ روپیہ کی
 گرانٹ منظور کی ہے۔ اس میں سے ۲ کروڑ روپیہ
 کی ترقیاتی سکیموں پر خرچ کی جائے گی۔ اور باقی ۲ کروڑ
 میں سے زیادہ تعلیمی سکیموں پر خرچ ہوگا۔ اور باقی
 مزدوروں کی بہبود پر خرچ کی جائے گی۔
 سرسینگو ۲ جولائی۔ کشمیر میں اقوام متحدہ کے
 خاص ذریعہ بصرف عامی صلح کے سمجھوتے کی خلاف ورزی
 کے سلسلہ میں ہندوستان کی گنڈا اچھٹ سے بات چیت
 کرنے کے بعد اب اس قسم کی بات چیت کے لئے
 مادہ پیشہ ہی جائیں گے۔
 کولہاچی ۲ جولائی۔ ہندو مسلم لیگ کی مجلس عالمہ کا اجلاس
 ۱۵ جولائی کو ہوگا۔ جس میں انتہائی معلقوں کا
 تعین کرنے والی کمیٹی کی استبدادی رپورٹ پر
 غور کیا جائے گا۔

ایران نے برطانیہ تیل بڑا جہازوں متعلقہ مری مصالحتی تجویزنا منظور کر دی

طهران ۲ جولائی۔ آج طهران میں مقیم امریکی سفیر نے وزیر اعظم ڈاکٹر محمد مصدق سے ملاقات کے بعد بتایا کہ برطانیہ کے تیل بردار جہازوں کے آبادان میں
 جاسکے کے متعلق امریکی سفیر نے جو مصالحتی تجویز پیش کی تھی وزیر اعظم ایران نے اسے نام منظور کیا ہے۔ آج لندن میں ایرانی سفارت خانے نے خبردار کیا
 ہے کہ اگر برطانیہ کی طرف سے یہ فوجی وحلیوں کا سلسلہ جاری رہے۔ اور اس کی فوجیں ایرانی سرحدوں کے نزدیک موجود رہیں تو ایران اقوام متحدہ سے اپیل کرے گا
 کہ اسے اس سلسلہ کو روکا جائے۔

مختصر
جہاد آباد سندھ ۲ جولائی۔ راولپنڈی کے مقدمہ
 سازوں کی سماعت کے سلسلہ میں ایڈووکیٹ جنرل اور ریڈیو
 صادق خان کے وکیل کی طرف سے پیشہ گواہ استخا
 نہ پر جرح آج بھی جاری رہی۔
 کولہاچی۔ ۲ جولائی۔ لیاقت نہرو صوبہ کے تحت
 آج ایک خاص گاڑی مغربی پاکستان کے ۱۵۰۰ جہاز
 کو لے کر ہندوستان روانہ ہو گئی۔
کالھو۔ پنجاب مسلم لیگ کے مسلم لیگ کے آئینہ
 انتخابات کی نگرانی کے لئے ۱۹ اشخاص کی ایک کمیٹی
 مقرر کی ہے۔
 پیکوس خراسان میں جنرل ڈیجھل کی پارٹی نے دوسری
 پارٹیوں کے ساتھ ملکر موقوف وزارت جسے کا ارادہ
 ظاہر کیا ہے۔
 کولہاچی۔ بین الاقوامی مالی فٹ کے امریکہ کے
 مشورے کے مطابق سندھ نے زمین سندھ کے
 علاقے میں کس اور گئے کی نقد قرضوں کے زیر نگرانی
 رقبہ کو ۱۰ لاکھ سے بڑھ کر ۱۰ لاکھ کر دینے اور
 کے رقبہ کو ۱۰ لاکھ سے گھٹ کر ۱۰ لاکھ کر
 کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔
کالھو۔ منٹگری اور نال پور میں دوبارہ ٹیڈیول
 آئے شروع ہو گئے ہیں۔ مٹن شیخ پورہ اور راولپنڈی
 میں بھی نئے ٹیڈیول دیکھنے میں آئے ہیں۔
 کالھو۔ لاہور کو ایڈووکیٹ جنرل سے سرمایہ مختصر
 ۱۰ لاکھ روپے کا کپڑا فروخت
 کیا۔

الرحمت

کا پہلا پرچہ ہانقول ہاتھ نکل چکا ہے
 بلکہ اب بھی دھڑا دھڑا ہانگ آ رہی
 ہے۔ خوبی قسمت سے اس کی پلٹ
 محفوظ ہے۔ لہذا ایجنٹ صاحبان
 آئندہ تین دن کے اندر اسے منظر
 کہ وہ آئندہ کتنا پرچہ اٹھائیں گے۔
 اور پہلا پرچہ انہیں مزید کتنا چاہیے
 دوسرا پرچہ (لہذا انتظامات) ۱۱ جولائی
 کو شائع ہوگا۔ جو پہلے پرچہ سے بھی نہیں
 زیادہ ظاہر ہو سکتا ہے۔ مزین ہوگا
 منیجر کتبہ مسکین روڈ لاہور

ربوہ میں

لوٹوں کی نئی دوکان کھل گئی۔ بہر قسم کے
 پوسٹ فلیٹ چل۔ سینڈل۔ ہمارے ہاں
 سے طلب فرمائیں نیز یا نا کا بہر قسم کا مال
 یا نا کے اصل ریٹ پر حاصل کریں۔
 احمدیہ ماڈرن سٹور ربوہ

ما سئلہ علیہ من اجر

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ میں ۲۶ جون ۱۹۶۷ء کے الفضل میں شائع ہونے والے اس میں کامیاب ہونے والی قوموں کی ایک یہ صفت بھی بیان فرمائی ہے کہ

”محنت کرنے والی قومیں دوسروں سے بڑھ جاتی ہیں۔ کیونکہ قیمت وقت کی ہوتی ہے تعداد کی نہیں۔ اگر بیس آدمی دن میں دو گھنٹہ کام کرتے ہیں اور پانچ آدمی دن میں ۱۶ گھنٹہ کام کرتے ہیں تو پانچ آدمی ۸۰ گھنٹہ کام کریں گے اور ۲۰ آدمی ۱۰۰ گھنٹہ کام کریں گے اور پانچ آدمی ۸۰۰ گھنٹہ کام کریں گے۔ وہ بیس آدمیوں سے جیت جائیں گے۔“

یعنی محنت کرنے والی قومیں دوسری قوموں سے جیت جاتی ہیں۔ اور ہمیشہ ان پر جیت رہتی ہیں۔ (الفضل ۲۶ جون ۱۹۶۷ء)

یہ ایک سیدھا سادھا اصول ہے جس کو ہر انسان بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ آدمی کو اللہ تعالیٰ نے ایسی ساخت پر بنا یا ہے کہ وہ کام کرنے کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ زندگی کی ابتدائی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے سچی یا جھوٹی باتوں پڑھنے میں جھگی انسان بھی جو منتہا کام کا کوئی تصور نہیں رکھتے محنت کے بغیر اپنی زندگی کو قائم نہیں کر سکتے۔ حقیقت یہ ہے کہ زندگی ہے ہی عمل کا نام۔

مغول ہے۔ ابتدائی سادہ زندگی میں جب عمل نہایت ضروری ہے تو اس سے اندازہ لگا جا سکتا ہے کہ جھگی کی ہڈی پچ روچ زندگی میں منظم محنت کی کس قدر ضرورت ہوگی۔ پھر جب انسان کے سامنے کوئی مقصد رہتا ہے تو وہاں مقصد صرف مقصد کا خیال جانتے سے حاصل نہیں ہو سکتا۔ جب تک اس مقصد کے حصول کے لئے لگاتار محنت نہ کی جائے اپنی جانچوں کے لئے تو محنت سراسر بڑھ کر ضروری ہوتی ہے۔ عام دنیاوی کاموں میں انسان جو تک دو کرنا ہے۔ اس کے لئے

سو سائٹی میں سامان موجود ہوتے ہیں۔ اگر خدا نخواستہ آب ایک کام میں ناکام ہو جائیں۔ تو دوسرا اختیار کر سکتے ہیں۔ لیکن ایک ایسی جماعت تو وہ ہے مقصد اعلیٰ کے لئے محنت ہر تارے اس کی تمام جدوجہد کا نقطہ مرکزی ہی ہے۔ یہ کام وہ دنیا اور سوسائٹی کے رجحانات کے علی الرغم اختیار کرتی ہے۔ چھوٹے بڑے اپنے پرانے اس کے راستے میں کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ہزاروں روکوں سے اسکو واسطہ پڑتا ہے۔ ان سب پر اس کو غالب آنا ہوتا ہے۔ اس لئے ایسی جماعت کے لئے ضروری ہے کہ اس کا ہر فرد ہر عمل میں ہو۔ روز در اس کی ہر حرکت کے لئے بلکہ تمام جماعت کے لئے ہلک ثابت ہو سکتی ہے۔ اور اس طرح ایسی جماعت کا تمام مقصد ہی وقت ہو جاتا ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ دنیاوی کاموں میں بھی جہاں کسی مقصد کے حصول کے لئے بڑی آسانی موجود ہوتی ہیں۔ وہی وہاں کامیاب ہوتے ہیں جو محنت ہوتے ہیں۔ خواہ دنیاوی کام ہوں یا دینی۔ محنت کا اصول یکساں طور پر کام کرتا ہے لیکن چونکہ دینی کام کے راستے میں دنیاوی کاموں کی نسبت زیادہ روکاوٹیں ہوتی ہیں اس لئے یہاں زیادہ محنت درکار ہے۔

جماعت احمدیہ جو ہر لحاظ سے ایک تیز جماعت ہے۔ تعداد میں چھوٹی ہے چھوٹی قوموں سے بھی چھوٹی ہے۔ مال و دولت میں بھی دوسروں سے بہت پیچھے ہے۔ حکومتوں میں کوئی رسوخ نہیں رکھتی۔ چاروں طرف سے دشمنوں میں گھری ہوئی ہے۔ جس کے برخلاف دشمن چھوٹے سے چھوٹا پراپیگنڈا چلاتے ہیں۔ بلکہ دہرائی کھاتا ہے اور عوام کو ہر وقت اس کے خلاف مشتعل کرتا رہتا ہے۔ اور اتنا پراپیگنڈا کرتا ہے کہ وہ لوگ بھی جو احمدیوں کو سراسر بے تصور سمجھتے ہیں۔ اور ان کی دینی خدمات کے دل سے معترف ہیں۔ متاثر ہو جاتے ہیں۔ ایسی حالت میں غور فرمائیے۔ ہمیں کتنی محنت کی ضرورت ہے۔ ہم میں سے ہر ایک جب تک عمل کا حصہ نہ بن جائے اس کی دگ دگ میں بھجیاں نہ بھر جائیں اس وقت تک ایسی دنیا میں ہم کس طرح کامیاب ہو سکتے ہیں اور کس طرح ہم اپنے مقصد حیات کی تکمیل کر سکتے ہیں؟

اس ضمن میں ہم جو آخری نگر اہم ترین بات عرض کرنا چاہتے۔ وہ یہ ہے کہ ایک ایسی جماعت کے فرد کی محنت کسی اجر کے پیش نظر نہیں ہوتی۔ اس کی محنت کی بنیاد اخلاص پر ہوتی ہے۔ قرآن کریم کے معانی سے معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی محنت اس اصول کے مطابق ہوتی ہے۔ وہ اپنی قوم کے لئے اپنے روبرو محنت و شغف کے متعلق جو تبلیغ میں دکھاتے ہیں۔ یہی بات پیش کرتے ہیں کہ۔ ما سئلکم علیہ من اجر۔ ان اجرہ الا علی رب العالمین۔

یعنی تم سے اس کا اجر نہیں طلب کرتا میرا اجر تو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ انضر ایسی جماعت کا فرد دولت کا وقت یا ثمرت کے لئے کام نہیں کرتا۔ اس کی محنت بے فربض ہوتی ہے۔

اگر اس کی محنت میں دنیا کی ذرا سی ملوثی بھی ہو۔ تو وہ بے کار ہو جاتی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اس پہلو پر بہت زور دیا ہے۔

ایسی جماعت کا فرد خاموشی سے محنت کرتا ہے۔ کیونکہ وہ کسی دنیوی مفاد کے لئے محنت نہیں کرتا۔ اپنی نیک نامی کے لئے بھی کام

نہیں کرتا۔ صرف خوشنودی خدا کے لئے کرتا ہے۔ دنیاوی کام کسی نہ کسی ذاتی غرض کے پیش نظر کئے جاتے ہیں۔ ایسے کاموں کے لئے اول تو دولت محکم ہوتی ہے۔ ورنہ نیک نامی کی ہوس بڑے بڑے مجاہد قوم و وطن کی عظیم کمزوری ثابت ہوتی ہے۔ لیکن اس کے برخلاف ایک ایسی سلسلہ کا کارکن ان سب محرمات سے بالا ہوتا ہے۔ اخلاص کے سوا اس کا کوئی محرم نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس کی نگاہ تو اس اجر عظیم پر ہوتی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے ہاں سے اس کو ملنے والا ہے۔ دولت یا طاقت نیک نامی ہو یا شہرت اس کی نظر میں سب اہم ہوتے ہیں۔

الغرض جو شخص اخلاص کے لئے نہیں اور اللہ تعالیٰ سے اجر حاصل کرنے کے لئے نہیں بلکہ محض عیاشی یا غرض کے پیش نظر خواہ وہ نیک نامی ہی جیسی بظاہر معمولی بات کیوں نہ ہو قطعاً ایسی جماعت کا کارکن بننے کے قابل نہیں ہے۔ خواہ وہ زمین و آسمان کے قلابے ہی کیوں نہ ملادے۔ خواہ وہ دن کے پورے چوبیس گھنٹے ہی کیوں نہ کام کرے۔

۲۹ رمضان المبارک اور فہرست چند تحریک جدید

جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے۔ ۲۹ رمضان المبارک کی شام کو ریلوے دارالہجرت سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور ان مجاہدین کی فہرست دعائے خاص کے لئے پیش کر دی جائیگی۔ جو اس تاریخ تک اپنے وعدہ ہائے تحریک جدید سو فیصدی ادا فرمائیں گے۔ مخلصین جماعت کی خدمت میں درخواست کہ بیرونی مشنوں کی ضروریات کے پیش نظر وعدوں کی ۲۹ رمضان المبارک سے قبل ادائیگی فرما کر حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعا سے حصہ لیں مقامی جماعت کی ادائیگی کی اطلاعات تک ۲۹ رمضان تک بذلیہ خط یا تار و قتر ہذا کو مل جانی چاہئیں

(دیکھیں المال تحریک جدید)

خطبہ جمعہ

۱۹

بہت زیادہ دعاؤں اور ذکر الہی سے کام لو۔

تاکہ اللہ کے ہمیں اس مقصد میں کامیاب کرے جس کیلئے اس ہماری اجما کو قائم کیا ہے

از حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۳ مارچ ۱۹۳۱ء بمقام مسجد مبارک لاہور

مترجمہ: مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

خطبہ شروع کرنے سے پہلے حضور نے فرمایا: خطبہ شروع کرنے سے پہلے میں دوستوں کو یہ اپنا چاہتا ہوں کہ یہ

پہلی مستقل مسجد ہے

جو ہجرت کے بعد لاہور میں بنی ہے۔ اور جیسے قادیان میں ہمارے گھر کے پاس ایک مسجد تھی۔ جسے چھوٹی مسجد یا مسجد مبارک کہتے تھے۔ وہی طرح یہ مسجد بھی تعہدِ خلافت کے پاس بنائی گئی ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور مسجد بھی بنائی جائیگی جو جامع مسجد ہوگی۔ اور مجلس شوریٰ کے اجلاس بھی اس میں ہوں گے۔ چونکہ ایک مستقل مسجد میں آنے کا یہ پہلا موقع ہے۔ جیسے خدا تعالیٰ نے اسلام کے نام کو بلند کرنے کے لئے بنایا گیا ہے۔ اس لئے ضروری تھا کہ اس کا افتتاح کرنے سے قبل بطور شکرانہ نوافل ادا کئے جاتے۔ لیکن یہ موقع ایسا نہیں کہ صحیح اور منظم طور پر نوافل ادا کئے جاسکیں۔ اس لئے میری خواہش ہے کہ ہم افتتاح سے پہلے خدا تعالیٰ کے حضور

بطور شکرانہ ایک مسجد

کھولیں کہ جس نے ہمیں لاہور میں پہلی مستقل مسجد بنانے کی توفیق عطا فرمائی۔ اور یہ کہ وہ ایک رنگ میں مکمل کرنی چاہئے۔

اس کے بعد حضور نے ایک لمبا سجدہ شکر ادا فرمایا۔ اور حضور کی اقتداء میں باقی تمام دوست بھی سجدہ میں گر گئے۔

سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد حضور نے تشہد و تہجد اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کی۔ اس کے بعد فرمایا:

جو کچھ مجھے نقرس کا درد ہے۔ اس لئے میں خطبہ جمعہ کھڑے ہو کر نہیں پڑھا سکتا۔ اسی طرح نماز بھی کھڑے ہو کر نہیں پڑھا سکتا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اتہام میں یہ حکم تھا کہ جب امام کھڑے ہو کر نماز پڑھا سکے۔ تو سختی بھی بیٹھ کر نماز پڑھا کریں۔ لیکن بعد میں خدا تعالیٰ نے ہدایت کے تحت آپ نے اس حکم کو بدل دیا اور فرمایا:

کہ اگر امام کسی معذوری کی وجہ سے

بیٹھ کر نماز پڑھائے

تو سختی نہ پیشیں بلکہ وہ کھڑے ہو کر نماز ادا کیا کریں۔ پس چونکہ میں کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھا سکتا اس لئے میں بیٹھ کر نماز پڑھاؤں گا۔ اور دوست کھڑے ہو کر نماز ادا کریں گے۔

یہاں نماز جمعہ ادا کرنے کے بعد ہم شورائے کی جگہ پر جائیں گے۔ جو محل وہاں کیشیاں نہیں گی اور ان کیشیوں کو بہت سا کام کرنا ہوگا۔ اس لئے نماز جمعہ اور نماز عصر اکٹھی پڑھی جائیں گی۔ اور بعد میں شوریٰ کا کام شروع کیا جائے گا۔

یہاں جو دوست نماز جمعہ ادا کرنے

آئے ہیں۔ انہیں دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ مجلس شوریٰ میں شریک ہونے کے لئے بیرونی جماعتوں سے نمائندگان اور مہمانوں کی ایک فہمبی تعداد آئی ہے۔ پھر یہاں کے مقامی لوگ بھی ہیں۔ اس لئے مسجد اگرچہ بڑی ہے۔ لیکن تادہاں کی مسجد اقصیٰ سے بھی بڑی ہے۔ پھر بھی بہت سے لوگ باہر

کھڑے ہیں۔ اس موقع پر میں

پہلی نصیحت

تو یہ کرنا چاہتا ہوں کہ اگرچہ اجتماع برکت کا موجب ہوتے ہیں۔ لیکن بعض اجتماع مختلف قسم کی خرابیاں کا موجب بھی ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ بعض اوقات

میوں کی صورت اختیار کر جاتے ہیں۔ اور جب اجتماع میوں کی شکل اختیار کر جاتے ہیں۔ تو ان کی برکتیں چھین جاتی ہیں۔ اس لئے ہمارے انوارے احباب

اس طرت خاص طور پر توجہ کریں اور کوشش کریں کہ ہمارے اس قسم کے اسلامی اجتماع میوں کی شکل اختیار نہ کریں۔ احباب کو اسلامی جماعتوں کے مطابق

اپنا پروگرام بنانا چاہئے۔ اور اللہ توفیق

ذکر الہی

میں صرف کرنا چاہئے۔ جو لوگ اس قسم کے اجتماعوں کی غرض کو پورا نہیں کرتے۔ اور خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے اپنے وقت کو کسی پروگرام کے تحت خرچ نہیں کرتے اور نہیں ہنچتے اور ہزاروں میں ادھر ادھر پھرنے سے اپنے آپ کو روک نہیں سکتے۔ ان کے لئے ان کے خاندان کے لئے اور دین کے لئے یہ زیادہ برکت وانی بات ہوگی۔ کہ وہ یہاں نہ آئیں۔ کیونکہ ان کا یہاں آنا اور پھر اپنے وقت کو لغو باتوں میں ضائع کر دینا ان کے لئے اور ان کے خاندان کے لئے خدا تعالیٰ کا ناراضگی کا موجب ہو جاتا ہے۔

پس جو دوست یہاں آئیں وہ اس طرز سے یہاں رہیں کہ اپنا زیادہ سے زیادہ وقت اپنے ایمان کی ترقی اور دین کے سکھنے میں خرچ کریں۔ جو لوگ ادھر ادھر کھڑے ہو کر گھومنے پھرنے میں ان کا نہ آنا یہاں آنے سے بہتر ہے۔ اگر ان کے یہاں کچھ رشتہ دار ہیں۔ اور وہ ان مواقع پر یہاں آئے آتے ہیں۔ تو وہ انہیں مل لیں۔ تو وہ کسی اور وقت یہاں آیا کریں۔ تاہم ہمارے اجتماع جو خالص اسلامی طرز کے ہوتے ہیں۔ میوں کا رنگ اختیار نہ کر جائیں۔

آخر جہاں مرکز ہوتا ہے۔ وہاں جماعت کے دوستوں کے بعض رشتہ دار بھی ہوتے ہیں۔ اور وہ انہیں ملنے کے لئے ضرور آئیں گے۔ یہ انہیں ایسا کرنے سے روکتا نہیں۔ میری نصیحت صرف یہ ہے کہ وہ اس غرض کے لئے ان دنوں میں یہاں نہ آنا کریں۔

تاہم ہمارے اجتماع

میوں کا رنگ

اختیار نہ کریں۔ جیسے عام طور پر لوگ میوں پر اس لئے چلے جاتے ہیں۔ تاہم میلہ بھی دیکھو آئیں۔ اور اپنے

رشتہ داروں کو بھی مل آئیں۔ وہ انہیں ملنے کے لئے دوسرے اوقات میں سے کوئی وقت نکال لیا کریں۔ تاہم ان کا یہاں آنا تو اب کی بجائے عذاب کا موجب نہ بنے

دوسری بات

یہ یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہماری موجودہ حالت ایک مہاجر کی قسم ہے۔ اس زمانہ میں ہجرت ایک خاص رنگ اختیار کر گئی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں بھی ہجرت ہوتی تھی۔ لیکن وہ ہجرت اس قسم کی تھی۔ کہ دو دو تین تہی آدمی ہجرت کر کے چلے جاتے تھے اور انہیں ملنے جاتے تھے۔ لیکن یہ ہجرت ایسی ہے۔ کہ سب لوگ اکٹھے ہجرت کر کے آگئے ہیں۔ اور کوئی جگہ ایسی نہیں تھی۔ جہاں وہ بس سکیں۔ ہم پر خدا تعالیٰ نے فضل کیا اور ہمیں ایک مرکز دیا۔ لیکن اس مرکز کے بنانے میں بہت دیر لگ گئی ہے۔ گو یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔ کہ باوجود مصائب کے اور بے بس اور بے کس ہونے کے ہماری جماعت کی حالت ایسی یاروساں نہیں۔ جیسی دوسری اقوام کی ہے۔ یہ نے کسی احمدی کو اس حالت میں نہیں دیکھا۔ کہ حیران اور پریشان ہو۔ اور اس کے چہرے پر ناہوشی چھائی ہوئی ہو۔ مجھے ایک دفعہ ایک نئی کام کے کسی کام کے لئے لاہور سے راولپنڈی جانا پڑا۔ ہم موٹر میں جا رہے تھے۔ رستہ میں سڑک کے نزدیک میں نے ہزاروں ہزار آدمیوں کو ٹنڈے کھڑے کر کے اردان پر جا دینے ڈال کر کھیتوں میں پڑے ہوئے

کس مہر سی کی حالت

میں دیکھا۔ میں نے سمجھا کہ تھک یہ یہ لوگ خانہ بدوش ہیں۔ یا مزدور ہیں۔ جنہوں نے

عارضی طور پر

یہاں نیچے لٹکائے ہوئے ہیں۔ میرے ساتھ میرا ایک لڑکا بھی تھا۔ اس نے مجھے بتایا کہ یہ لوگ مہاجر ہیں۔

اگر گورنمنٹ ان کے لئے کوئی انتظام کرتی تو ان کی یہ حالت نہ ہوتی۔ میں نے بوڑھوں کو کھڑا کر دیا اور بعض لوگوں سے دریافت کیا کہ تم کون ہو۔ تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ واقعہ میں ہمارے ان کی حالت نہایت خراب تھی۔ لیکن ہماری حالت کے دوستوں کی یہ حالت نہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہمارے کچھ مکانات ہیں اور وہ بھی اتنے اچھے نہیں اور انہی مکانات میں غریب اور امیر سب رہتے ہیں۔ لیکن پھر بھی یہ مکانات ان چھوٹی بڑوں کی نسبت بہت اچھے اور صاف ستھرے ہیں۔ میں دوسرے لوگوں کی نسبت ہمارا حال بہتر حال بھی ہے۔ صرف بات یہ ہے کہ پوری تنظیم نہ ہونے کی وجہ سے کام نہیں چل رہا۔ اور مرکز کے آبادکنے میں دیر لگ رہی ہے۔

خدا تعالیٰ کی تقدیر

تو چوری ہوگی اور پوری ہو رہی ہے۔ لیکن مزوری ہے کہ اضافی تدبیر کا جو حصہ ہے وہ بھی پورا ہو۔ خدا تعالیٰ کی تقدیر ہے ہمیں ایک مرکب دیا اور دوسری قوموں کی نسبت ہماری حالت بدتر ہے بہتر ہے لیکن جماعت تدبیر والے حصہ کو پورا نہیں کر رہی۔ خدا تعالیٰ تو نشانات ظاہر کر رہا ہے اور اپنی تقدیر کو بڑھ چڑھ کر پورا کر رہا ہے۔ گونا گویا صرف ہمارے طریقے ہی ہیں جو بہتر حال یہ حالت جتنی دیر رہے گی ہمارے لئے نقصان دہ ہے۔

جو لوگ باہر سے آئے ہیں وہ دیکھ رہے ہیں کہ ہمارا کام ابھی تشہیر تکمیل ہے۔ ابھی ہمیں بہت سا کام کرنا ہے۔ اس لئے آج ہم خدا تعالیٰ کے حضور عاجز دعا میں کہیں کہ وہ جلد سے جلد ہمارے اس عارضی مرکز کو آباد کرے تا اشاعت کا کام جو ہمارے سپرد کیا گیا ہے سرعت کے ساتھ دیا میں پھیل جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں یہ بھی دعا میں کرنی چاہئیں کہ خدا تعالیٰ اس مرکز کو آباد کرنے کے لئے آباد رکھنے کی بھی کوئی صورت پیدا کر دے ہم جب قادیان چلے جائیں گے ایک بڑی پراچہ (Madras-ulem) ہمارے سامنے آجائے کہ یہ عارضی مرکز جو بنایا گیا ہے اسے کس طرح آباد رکھا جائے۔ اس کے لئے ہمیں آج سے ہی دعا میں شریعت کر دینی چاہئیں کہ خدا تعالیٰ اس جگہ کو آباد رکھنے کی بھی کوئی صورت بنا دے۔ لگا دو مدینہ میں کوئی بڑا خانہ صلا نہیں تھا لیکن پھر بھی مکہ کی موجودگی میں مدینہ کی ضرورت باقی تھی اس لئے یہ سوال تو پیدا نہیں ہو سکتا کہ قادیان کی موجودگی میں رتوہ کی کوئی ضرورت نہیں رہے گی۔ بلکہ

سوال یہ ہے

کہ جماعت اس وقت تک اس قدر بڑھ جائے کہ اس کے لئے ایک سے زیادہ مراکز ضروری ہو جائیں۔ اگر جماعت بڑھ جائے تو ایک کالج یا دس ہزار کالج بھی ہمارے لئے ضروری ہیں۔ ایک سکول کی ایک لاکھ سکول بھی ہماری ضرورت کو پورا نہیں کر سکتے۔ پس جماعت بڑھ جائے تو پھر کوئی بات نہیں یہاں بھی ایک مرکز ہے اور قادیان بھی مرکب رہے۔ بلکہ ہمیں شہرتی بنگال میں بھی ایک مرکز بنانے کی ضرورت ہے۔ لیکن موجودہ حالات میں جماعت اتنی تھوڑی ہے کہ اس کیلئے دو مراکز قائم رکھنا مشکل ہے اور نظائر حالات دو جگہ پروری طاقت کے ساتھ بیٹھا مشکل نظر آتا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ میں یہ طاقت ہے کہ وہ لوگوں کے دلوں کو کھول دے اور جماعت ایک سال میں دس گنا ہو جائے پھر دونوں مراکز آباد کر دے کہیں ہلکے پھیر یہ سوال بھی آجائے گا کہ ایسٹ پاکستان میں بھی ایک مرکز قائم کیا جائے۔

یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ جو جماعت بھی فعال ہوگی اسے

دوسروں سے الگ مرکز

بانا پڑے گا۔ مثلاً لاہور یا کسی اور شہر میں رہتے تو ہمیں دوسروں کا حصہ بن کر رہنا پڑتا۔ لیکن کسی جماعت کو اس جگہ کو کبھی نہیں جہاں اسے مرکز حاصل ہو اور جہاں اس کا اپنا ماحول ہو۔

اس لئے ہمیں بہتر حال اپنا مرکز دوسروں سے الگ بنانا پڑے گا تا ہماری دہاں کمزرت ہو اور اپنا دینی ماحول ہو۔ قادیان کو خدا تعالیٰ نے بطور مرکز اس لئے چنا تھا کہ وہ ایک چھوٹا سا گاؤں تھا جہاں ہمارا اپنا ماحول آسانی کے ساتھ بن سکتا تھا۔ پس مرکز بننے کے لئے جو جگہ بھی منتخب ہوگی وہ جگہ میں ہی ہوگی۔ لاہور، کراچی، پشاور، ڈھاکہ یا چٹاگانگ میں نہیں ہوگی۔ مرکز بہتر حال کسی چھوٹی جگہ یا کسی جنگل میں بنے گا۔ جہاں ہم اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے چلے پھرتے رہیں آپ کو ایک خاص ماحول میں اور ایک خاص پروگرام کے ماتحت رکھ سکیں۔ اور ایسی جگہ لاہور میں نہیں ہو سکتی۔ لندن میں نہیں ہو سکتی۔ پاکستان میں نہیں ہو سکتی۔

بلکہ وہیں ہو سکتی ہے جہاں اپنا ماحول بنانا ممکن ہو اپنے سکول ہوں اور اپنی اکثریت تہہ اور زمینیں بنے بائے شہر میں حاصل نہیں ہو سکتی۔ سب انبیاء کے زمانوں میں ہی طریق اختیار کیا گیا ہے کہ کوئی جگہ کو خدا تعالیٰ نے مکہ والوں پر احسان کیا کہ اس نے ان میں اپنا

عظیم الشان رسول

بیجھ دیا۔ لیکن وہ بھی کوئی جگہ تھی جہاں ایک قصبہ تھا۔ لیکن کئی عمل تک انہوں نے اسے قبول نہ کیا۔ اس پر خدا تعالیٰ نے اسے مدینہ بھیج دیا جو ایک چھوٹی سی جگہ تھی جہاں خدا تعالیٰ نے جلد ہی ایک دینی ماحول پیدا کر دیا اور اس کے اُسے داؤوں کو غلبہ دیا۔ جب مدینہ میں دین پھیل گیا تو اس کے بعد آجرتہ آجرتہ مکہ والوں نے بھی اسلام قبول کر لیا۔ لیکن یہ اسی وقت ہوا جب مدینہ مرکز بنا ہوا لیکن یہاں تک کہ میں سے اس وقت تک کہ داؤوں نے اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ پس مرکز یا تو کسی نئی جگہ ہے یا کسی گاؤں یا چھوٹے قصبہ میں ہے جہاں جماعت جلد از جلد پھیل جائے اور اسے ایک دینی ماحول مہیا ہو جائے۔

یہ بات میں نے اس لئے بتائی ہے کہ بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ آج ایک نئی جگہ بنانے کی ضرورت

ہو گیا ہے جس شہر میں بھی مرکز ہی دنا تو ہوتے وہی ہمارا مرکز ہونا میں نے بتایا ہے کہ یہ بات غلط ہے۔ مرکز اس مقام کو کہتے ہیں جہاں کسی جماعت کی اکثریت ہو۔ اور جہاں کا ماحول اس کا اپنا ہو۔ اگر کسی مقام کو یہ خصوصیت حاصل نہیں تو وہ مرکز نہیں۔ اس کی مثال سندھ میں ایک کارکن کی ہے۔ لاہور میں ایک سکول یا ہم دس سکول یا بیس بیس سکولوں مبلغ تیار کر لیں یہ لاہور کی آبادی کا ایک حصہ ہی ہوں گے لاہور دس لاکھ کی آبادی کا شہر ہے۔ وہاں دو سو سکول ہیں۔ اگر وہاں ہم ایک کی بجائے دس سکول بھی بنائیں

تب بھی وہ شہر کا ایک حصہ ہی ہوں گے۔ ایک کالج کی بجائے چار کالج بھی بنائیں تب بھی وہ شہر کا ایک حصہ ہی ہوں گے۔ لیکن ان سے جو حصہ تعلیمی اور دوسرے بنا کر ہم رتوہ کو مرکب بنا سکتے ہیں جہاں ہمارا اپنا ماحول ہوگا۔ اپنی اکثریت ہوگی اور جہاں ہمیں ایک جگہ کو اکثریت کو مرکز بنا سکتے ہیں جو خدا تعالیٰ کے نام کو بلند کر سکیں گے۔ اسلام کا ہمیں صحیح مفہوم حاصل ہوگا جو تمام شہر کے رنگوں اور آلائشوں سے پاک ہوگا۔ اور پھر یہاں وہ کہہ

اسلام کو تمام دنیا میں پھیلانے کی تدبیر

سویج سکیں گے۔ یہ باتیں لاہور یا کسی اور شہر میں نہیں ہو سکتیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ خدا تعالیٰ کی طاقوت میں سب کچھ ہے۔ مگر بظاہر حالات اگر ہمیں دہاں اکثریت بھی حاصل ہو تب بھی وہ اکثریت کہیں ۲۵-۳۰ سال میں حاصل ہوگی۔ لیکن یہاں خودی طور پر اکثریت حاصل ہو جائے گی۔ یہ بالکل اجر ہی ہونی چکے تھے یہاں کوئی آبادی تھی جب یہاں دس پندرہ خیمے لائے گئے تب بھی یہاں ہمیں اکثریت حاصل تھی۔ اور اب جب کچھ مکانات بن گئے ہیں تب بھی ہمیں اکثریت حاصل ہے۔ لیکن لاہور میں ہم پندرہ سو مکانات کے ساتھ بھی مرکز نہیں بنا سکتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اگر وہی میں تشریف لے جاتے اور ہزاروں آدمی دہاں ایمان لے آتے تب بھی وہ مرکز نہ ہوتا۔ لیکن قادیان مرکز ہو گیا کیونکہ وہ ایک چھوٹی سی جگہ تھی اور وہاں جماعت جلد پھیل گئی اور اس نے اکثریت حاصل کر لی۔

اپنا دینی ماحول

پیدا کرنا اور مرکز بننے سے یہ ہوتے ہیں کہ اسی جگہ جو دوسروں سے الگ ہو۔ جہاں ایک ہی خیال کے لوگ بیٹھے ہوں اور اسلام کی اشاعت اور اس کو تمام دنیا میں پھیلانے کی تاجا دیو بھیج دو پیر شام اور رات ہمارے کانوں میں بٹکتی ہوں ایسے مراکز کی ہمیں ہر جگہ ضرورت ہوگی۔ پنجاب میں بھی ان کی ضرورت ہوگی۔ سرحد میں بھی ان کی ضرورت ہوگی۔ بنگال میں بھی ان کی ضرورت ہوگی تاکہ ہم تبلیغی اور تعلیمی کام کو جاری رکھ سکیں۔ لیکن اس کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے تاکہ ہم سلسلہ کے دفاتر بنا سکیں اور لوگوں کی صحیح رنگ میں نگرانی کی جاسکے اور یہ سب چیزیں میرے آج نہیں۔ تو مستعد مراکز قائم ہو سکتے ہیں اور اگر یہ چیزیں میرے آج نہیں تو ایک جگہ میں بھی مرکز قائم رکھنا مشکل ہے۔ پس ہمیں خدا تعالیٰ سے دعا میں کرنی چاہئیں کہ وہ ہمارے اس عارضی مرکز کو بروقت دے اور اسلام کی اشاعت کو تقویت دے اور اس نے جاری کی ہے وہ اسے وسیع کر کے کی ہمیں

عرب علاقوں میں برطانوی فوجیں

عمان ۲ جولائی اردن کی حکومت نے ایک سرکاری اعلان میں ان خبروں کی تردید کی ہے جو کہ مصری اور دوسرے عرب اخباروں میں شائع ہوئی ہے۔ اردن میں بنایا گیا ہے۔ کہ برطانوی ۱۵ ویں ڈویژن کو اردن سے خلیج فارس روانہ کیا گیا ہے۔ نیز یہ کہ عرب بیٹوں کے سبھی چند ستنے دہائی کے لئے روانہ کر دیئے گئے ہیں۔

اعلانہ میں ان چیزوں کو من گھڑت اور بے بنیاد بتاتے ہوئے کہا گیا ہے کہ سدا بند گاہ عقبہ میں ایک بیٹا لیں کے ملک میں کوئی اور برطانیوی فوج موجود ہی نہیں ہے۔

بنایا گیا ہے کہ یہ بیٹا لیں ۱۹۱۴ میں نجد پر یہودی حملہ کے بعد ملک کی حفاظت کے لئے خود حکومت کی درخواست پر متعین کی گئی تھیں۔ ان کی موجودگی کا سبب دودھ ہوتے یہ وہ فوجیں تھیں جو واپس چلی جا رہی تھیں۔

ایڈیا کانیا دستور عقرب

تیار ہو جائیگا

ٹریبون ۲ جولائی۔ یہاں معلوم ہوا ہے کہ جولائی کے اخیر اگست کے ادائیگی تک نئے ایڈیا دستور کا مسودہ مکمل ہو جائے گا۔ جو سب کمیٹی مسودہ مرتب کر رہی ہے اس نے اب تک مرتب شدہ دفعات میں کمیٹی میں پیش کر دی ہیں۔ جس نے چند ترمیمات کے ساتھ انہیں منظور کر لیا ہے۔ (اسٹار)

پہلا غیر سرکاری ایٹمی کارخانہ

نیویارک ۲ جولائی۔ لوزیج کی جاری ہے کہ نیاٹھو کیمیکل کمپنی ایٹمی انرجی اور ایٹمی فوجی کمیشن کے درمیان ایک معاہدہ کی رو سے پہلا غیر سرکاری ایٹمی کیمیکل کارخانہ بنانا چاہنے والا ہے۔

کمیشن نے کمپنی کو ایٹمی پیکر خانے اور چلانے کے متعلق معلومات فراہم کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ اسکی وہی ایکٹ میں حکومت کے لئے پلٹو ٹیم بنانا ہوگا۔ نیز اس سے سستی بجلی بھی پیدا کی جاسکے گی۔ (اسٹار)

۲ سال کا وکیل سے لندن قاہرہ اور روم کے درمیان بردار کرنے لگیں گے۔ (اسٹار)

کوریائ میں جنگ بند کرنے کی تجویز منظور کر لی گئی

جنرل رچرڈس کے ہندو اور اس سے بھی اس بات کی تصدیق ہوئی ہے کہ صلح کی پیشکش کے جواب میں انگریزوں کا مراد مل گیا ہے۔ ایک اگلے افسر نے کہا کہ وہ اس مسئلہ پر کسی قسم کا تبصرہ نہیں کر سکتے۔

کوئی ایک برس پیشتر جب کوریائ میں جنگ شروع ہوئی تھی۔ تو کینیڈا جو سٹیوئل کے شمال مغرب میں چالیس میل کے فاصلے پر واقع ہے پر سب سے پہلے اشتراکی فوجوں کا قبضہ ہوا تھا۔

تو کوریائ ۲ جولائی۔ پیکنگ ریپورٹ نے اعلان کیا ہے کہ چین صلح کی بات چیت کرنے کیلئے آمادہ ہے۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ چین اور شمالی کوریائ کی فوجوں کے کمانڈروں نے جنرل رچرڈس کو ایک مندرجہ پیغام بھیجا ہے۔ جس میں صلح کی پیشکش سے اظہار اتفاق کرنے ہرے ۳۸ دین شرط متوازی کے شمال میں ۱۰ اور ۱۵ جولائی کے درمیان کوریائ میں جنگ بند کرنے کے لئے بات چیت کرنے کی تجویز بھی پیش کی گئی ہے۔

برطانیہ میں طیارہ سازی کی رفتار

لندن ۲ جولائی۔ برٹش اور ورسیز ایرویز کارپوریشن نے ہم کوٹ، جیٹ طیاروں کا آرڈر دیا تھا۔ اب وہ اس تعداد کو منگوانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

یہ مزید چھ طیارے سے جدید ترین فہم ہو گئے جس میں ۲ مسازوں کے لئے نشستیں ہوگی۔ امیرکا جہاز ہے کہ پہلے جن ۱۰ طیاروں کے آرڈر دیئے گئے تھے۔ ان میں سے بھی پانچ میں ۶ بجائے ۱۰ نشستیں ہوں گی۔ امیر سب کہ ایسے پہلے طیارے آئندہ

کوریائ میں عملی طور پر جنگ بند ہو چکی ہے

کوریائ اقوام متحدہ کے ہیڈ کوارٹر میں جولائی۔ برطانوی افسران کا خیال ہے کہ کوریائ میں فوجی اشتراکیت کی راہ میں کوئی ناقابل عبور دشواری پیش نہیں آئے گی۔ کیونکہ امریکی وزیر دفاع جنرل ارنلڈ کے جاریہ دورہ کے بعد عملی طور پر یہاں جنگ ختم ہو چکی ہے۔

خطا متوازی سے ۲۰ میل جنوب کی طرف چھپنے میں اقوام متحدہ کو سبھی یا فوجی افسران کے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ سٹیوئل اقوام متحدہ ہی کے ہاتھوں میں رہے گا۔ (اسٹار)

کیا امریکان برطانیہ سے مذاکرات شروع کرے گا

لندن ۲ جولائی۔ کل فرانسس ایوان روانہ کیا گیا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ برطانیہ اس میں مذاکرات کو عملی طور پر کرنا چاہتا ہے۔ لیکن ظہران سے آئے اعلانات سے پتہ چلتا ہے کہ ڈاکٹر مصدق نے جو بیارو پر اختیار کیا ہے اس کے پیش نظر ان کے لئے مذاکرات شروع کرنا دشوار ہوگا۔ اگر ڈاکٹر مصدق اس وقت اپنی پالیسی میں تبدیلی کر دی تو یارٹی کو یہ کہنے کا موقع مل جائے گا کہ وہ کوریائ کا منظر پر گورنر ہے۔ اور اگر وہ اپنی موجودہ پالیسی پر قائم رہے تو یہ سب سے اچھے اور سیاسی اہمیت کے حاملہ امریکی افسران کے ہاتھوں کو لادہ پارٹی کو اپنی سرگرمیوں میں اضافہ کا موقع مل جائے گا۔

ظہران کی خبروں سے پتہ چلتا ہے کہ ڈاکٹر مصدق کی پالیسی کو جو بھی حکومت۔ دتا کو نقصان پہنچانے کی سیرت و سیرت کے ایسا معاہدہ کو سبھی سے جس سے امریکان کے مفاد کی پوری پوری حفاظت ہو سکتی ہو۔ (اسٹار)

امریکہ میں ہوائی حادثے

نیویارک ۲ جولائی۔ امریکہ میں دو افسوسناک ہوائی حادثے وقوع پذیر ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک نیو یورک میں ہوا جس میں ۲۶ مسافر ہلاک ہو گئے یہ حادثہ طیارے کے زمین سے ٹکر جانے سے ہوا دو سوا حادثہ جس میں ۵ آدمی ہلاک ہوئے ہوائی جہاز کے پیار سے ٹکر جانے کے باعث رونما ہوا یہ جہاز نیویارک کی کینج کا تھا۔ یہاں وہ پیار سے ٹکرایا تو اس کے تمام مسافر ہلاک ہو گئے جنکی تعداد ۵۰ تھی۔

یہودی اپنی مملکت کے ختم ہونے کے لئے

دعا کر رہے ہیں

لندن ۲ جولائی۔ تل عقیف سے خبر آئی ہے کہ اسرائیل میں ایک یہودی جماعت ہر روز یہودی مملکت کے ختم ہوجانے کی دعا کرتی ہے۔ یہ دعا کرنے والے ایک ٹریبی ایتھانیاں جماعت کے ارکان ہیں۔ ان کے ایک لیڈر نے کہا ہے کہ سچا کے خوددار ہونے پر یہودیوں کو کسی مملکت کی ضرورت نہیں ہے اس وقت تک انہوں نے کہا کہ یہودیوں کو غیر مملکت ہی کے رہنا چاہیے جیسا کہ تورات میں کہا گیا ہے۔ انہوں نے کہا ہم ایسے یہودی رہنا چاہتے ہیں جو تورات پر عمل نہ ہوں۔ ایک دوسرے لیڈر نے اسے کہا ہے۔ یہ یقین کر لینا نہایت ہی مشکل چیز ہے کہ ۲۰۰۰ سال کے طویل انتظار کے بعد ہمارے مصائب اور دعاؤں کے بعد آخر میں ہمیں فطرتی طور پر مل جائے اور اپنے بھائی کے لئے ہم امریکی محاذ کے محتاج رہیں۔

کوریائ میں طیارہ سازی کی صنعت میں ترقی

ڈیٹا وہ کیم جولائی۔ دنیا کی ضروریات کو وہ سے اسلحہ سازی کی جو بہم شروع ہوئی ہے۔ اس نے کوریائ کی صنعتی پیداوار میں بہت اضافہ کر دیا ہے۔ دنیا کی تیاروں کے سلسلے میں سب سے زیادہ ترقی طیارہ سازی کی صنعت میں ہوئی ہے جس کیلئے جاپان کو ڈاکٹر کے ٹیکہ دیئے گئے ہیں۔ ڈاکٹر اور ایسے ہی دوسرے سامان کی تیار کی جا رہی ہے جو کہ شروع کیا گیا ہے جس پر ہم کو ڈاکٹر اور صورتوں کے بیچ کر ڈاکٹر کی جہاز سازی اور جہازوں کی صنعت کا کام بھی شروع ہو گیا ہے۔

ختم درس القرآن کے موقع پر دعا

نورتنہ ۲ رمضان المبارک بروز بدھ پھر نماز عصر و تن باغ میں قرآن کریم کا درس ختم ہوگا اور دعا ہوگی کہ اللہ تعالیٰ ہر مومن کو اللہ تعالیٰ صاحب خالق تبارک و تعالیٰ کے فضل سے نوازا جائے۔

۲۶ رمضان المبارک بروز جمعہ صبح ۷ بجے لاہور میں کرم سہوی خیر العفو صاحب فاضل قرآن ختم کر دیئے۔ انجمن زائدہ کے قیام میں ہر روز صبح ۷ بجے لاہور میں کرم سہوی خیر العفو صاحب فاضل قرآن ختم کر دیئے۔ انجمن زائدہ کے قیام میں ہر روز صبح ۷ بجے لاہور میں کرم سہوی خیر العفو صاحب فاضل قرآن ختم کر دیئے۔